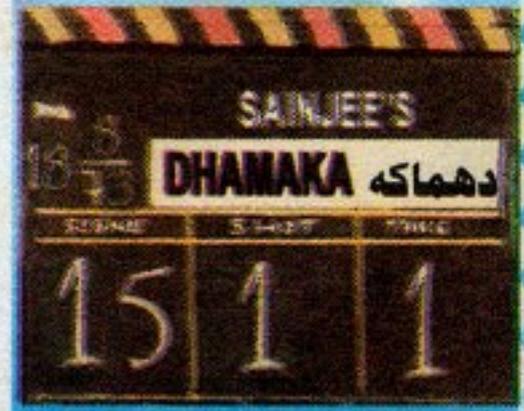


پہلی فلم پہلا سانس



جاوید شیخ اور شبنم، فلم ”دھماکہ“ میں

لیا جا رہا تھا تو شبنم میرے ساتھ تھیں۔ ان پر ایک گانا پچھراڑز ہو رہا تھا اور یہ گانا رونا لیلیٰ کی آواز میں تھا۔ اس کے بول تھے۔

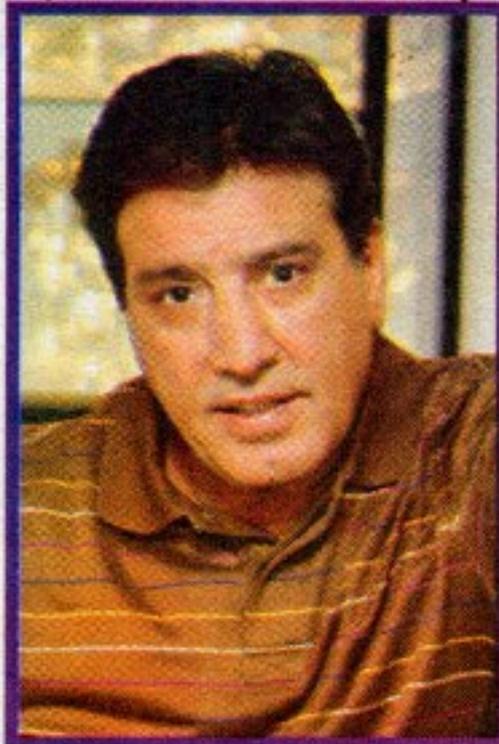
میں کے ڈھونڈتی، میں کے چاہتی تم نہ ملے اگر، نہ ملے اگر اس نغمہ کے شاعر ابن صفی تھے، اس گانے میں، میں شبنم کے ہمراہ موجود تھا۔ یہ گانا شاہ نور اسٹوڈیو لاہور میں پچھراڑز ہوا۔ جاوید شیخ نے کہا کہ پہلی فلم میں، میں جاوید اقبال کے نام سے متعارف ہوا۔ یہ فلم بری طرح فلاپ ہوئی اور لیرک سینما کراچی

”میری ناکامی اور کامیابی کے درمیان دس سال گزر گئے“

اداکار و ہدایت کار
جاوید شیخ

نے ہدایت کار سے یہ کہہ دیا کہ جاوید شیخ کی بجائے فیصل الرحمن کو کاسٹ کر لو جو اس وقت بڑا ہٹ اداکار تھا۔ فلم تقسیم کاری کی مداخلت کے بعد مجھے اس فلم میں بھی کام نہیں دیا گیا لیکن پھر ہدایت کار نذر شباب نے مجھے اپنی فلم ”بھی الوداع نہ کہنا“ میں سری لٹکا کی اداکارہ سیتا اور شبنم کے مقابل ہیرو کاسٹ کر لیا۔ اس فلم کی کامیابی سے مجھے فلم انڈسٹری میں ہیرو تسلیم کر لیا گیا۔ جو لوگ مجھے ناکام کہتے تھے وہ میرے گن گانے لگے۔ فلم ”شادی مگر آدھی، تیرے گھر کے سامنے، ہلچل، مس کولبو، ہانگ کانگ کے شعلے“ میری بے حد کامیاب فلمیں رہیں۔ 1992ء میں فلمی اداکاری کے ساتھ ساتھ میری ہدایت کار بننے کی خواہش بھی پوری ہو گئی اور میں نے ایک حساس موضوع پر فلم ”مشکل“ بنائی جس نے ریکارڈ بزنس تو نہیں کیا لیکن میری ہدایت کاری کو نذر الاسلام کے کام کے برابر درجہ دیا گیا۔ اس کے بعد ”چیف صاحب“ اور ”یہ دل آپ کا ہوا“ میں میرے کام کو بے حد پسند کیا گیا اور آج میں پاکستان کے ساتھ ساتھ بھارتی فلموں میں بھی کام کر رہا ہوں لیکن مجھے فلم انڈسٹری سے کوئی شکایت نہیں، اس نے مجھے عزت دی، شہرت دی، پیسہ دیا، نام دیا۔ آج جاوید شیخ جو کچھ بھی ہے، اللہ تعالیٰ کے کرم کے بعد صرف فلم انڈسٹری کی وجہ سے ہے۔

میں ریلیز کی گئی تھی۔ فلم کی ناکامی کے بعد میرے لئے فلم انڈسٹری کے دروازے بند ہو گئے۔ کراچی کی فلمی صنعت ختم ہو چکی تھی جبکہ لاہور میں فلمیں بن رہی تھیں۔ میرے بارے میں لاہور فلم انڈسٹری میں بھی یہی کہا جا رہا تھا کہ جاوید ایک ناکام ہیرو ہے۔ میں دل برداشتہ ہو کر نئی وی کی طرف چلا گیا



اور ٹی وی سیریل ”شع“ میں کام کیا۔ میرے ساتھ مشہور ٹی وی آرٹسٹ شامل تھے۔

1981ء میں ڈرامہ سیریل ”آن کہی“ کی کامیابی کے بعد مجھے دوبارہ ہدایت کار زاہد شاہ نے اپنی فلم ”بیوی ہو تو ایسی“ میں شفیع محمد کے ہمراہ سیکنڈ کردار میں لیا لیکن فلم کے لاہور کے تقسیم کار

”پہلی فلم ”دھماکہ“ کی ناکامی نے مجھے فلم انڈسٹری سے دور کر دیا اور دس سال کے بعد اسی فلم انڈسٹری نے میری فلم ”بھی الوداع نہ کہنا“ سے مجھے ایک بڑا ہیرو تسلیم کر لیا۔ شاید یہ کسی بھی ملک کی فلم انڈسٹری کا پہلا واقعہ ہو کہ جس میں ایک ناکام اداکار کو کامیابی تک پہنچنے میں دس سال کا عرصہ لگا۔ یہ باتیں اداکار اور ہدایت کار جاوید شیخ نے ہمیں ”پہلی فلم، پہلا سانس“ کے حوالے سے بتائیں۔ انہوں نے کہا کہ ہدایت کار قمر زیدی کی فلم ”دھماکہ“ میری ہیرو کے طور پر پہلی فلم تھی جس میں میرے ساتھ ہیروئن کا کردار شبنم نے ادا کیا تھا۔ مجھے یقین ہی نہیں آ رہا تھا کہ پہلی ہی فلم میں شبنم جیسی بڑی اداکارہ کے ساتھ کام کرنے کا موقع مل رہا ہے۔ لیکن اس فلم میں شبنم نے میرے ساتھ بھرتی تعاون کیا اور مجھے کہیں بھی یہ محسوس نہیں ہوا کہ میں شبنم کے ساتھ ہیرو کے طور پر کام کر رہا ہوں۔ اس فلم کی کہانی جاسوسی ناولوں کے معروف رائٹر ابن صفی کی تھی اور اس فلم میں میرا کردار ایک سیکرٹ ایجنٹ ظفر الملک کا تھا۔ ایک غیر ملکی ایجنٹ خاور جمال (رحمان) کی ملک گیر خفیہ وارداتوں کا سراغ لگانے کے لئے سیکرٹ سروس کا سربراہ ”ایکس ٹو“ اسے منتخب کرتا ہے۔ میرے ساتھ اس فلم کے پروڈیوسر مولانا پتی جنمسن کے کردار میں تھے۔ یہ کیس کی گفتیش کرتے ہیں اور حقائق تک پہنچنے کی کوشش کرتے ہیں۔ جاوید شیخ نے کہا کہ پہلے دن جب فلم کے لئے پہلا سانس